Volume IV
No. 49

SP.IV—49-76 (E)
250

THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, May 21, 1976

CONTENTS

	PAGES
Adjournment Motion *Re* : Dismissal of three officers of Pakistan Television Corporation—*Not Pressed*	431
Prorogation—*Read out*	443

PRINTED AT THE CARAVAN PRESS, DARBAR MARKET, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI
Price : *Paisa* 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Firday, May 21, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half-past nine of the clock in the morning. Mr. Deputy Chairman (Mr. Tahir Mohammad Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

Mr. Deputy Chairman : Yes, there is an adjournment motion by Senator Khawaja Mohammad Safdar. No. 67 of 76.

ADJOURNMENT MOTION *RE* : DISMISSAL OF THREE OFFICERS OF PAKISTAN TELEVISION CORPORATION

Khawaja Mohammad Safdar : Sir. I beg leave of the House to move a motion for the adjournment of the business of the House to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, as reported in the Press, Nawa-i-Waqt of .0th May, 1976, three Senior officers, *i.e.* General Manager, Lahore, General Manager, Peshawar and Mr. Mumtaz Hamid Rao of Islamabad, Pakistan TV Corporation, have been dismissed from service without giving any reason for such orders. These orders of dismissal have caused serious apprehensions amongst the employees of the Pakistan Television Corporation and has caused grave concern among the public of Pakistan.

Mr. Deputy Chairman : Yes, actually, we have received a message from the Minister for Information that he won't be available today. He has tried his best to come and attend the session of the Senate, but he was perhaps unable today to get a plane. He has requested that let us adjourn this motion for some other day, but since today the Senate will be prorogued, because we have received the communication from the President, so, I want to know the opinion of the Law Minister about it.

Malik Mohammad Akhtar (Minister for Law and Parliamentary Affairs) : Sir, I can only, under the circumstances, make a request to the honourable Senator not to press the adjournment motion for the

[Malik Mohammad Akhtar]

present, and I will arrange a meeting between him and the Information Minister, and they can sort out the matter. As I am not cognizant of the facts, and as nothing is at this stage known, so I will make a request, and I consider honourable Senator has always been accomodating in such difficult situations, and we can mutually sit and decide about the matter; otherwise something could be said technically also, but I don't want to raise those objections.

Mr. Deputy Chairman : If actually you undertake that your Ministry and the Ministry of Information, they along with the honourable Senator.......

Malik Mohammad Akhtar : We will look into the matter.

Mr. Deputy Chairman : They will look into the matter and try to solve out the issue.

Malik Mohammad Akhtar : We will try to convince him out of the House, if possible.

Mr. Deputy Chairman : May I know your opinion ?

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! مجھے محترم وزیر قانون کی یقین دہانی پر عام طور پر یقین کر لینا چاہئیے اور میں یقیناً یقین بھی کر لیتا لیکن میرے سامنے مشکل یہ درپیش ہے کہ یہ معاملہ نہایت سنگین صورت حال اختیار کر چکا ہے کیونکہ کل رات پشاور ٹی وی سٹیشن سے کوئی پروگرام نشر نہیں ہوسکا اور دو ڈھائی ہزار ملازمین نے استعفیٰ دے دیا ہے یہی صورت حال لاہور اور راولپنڈی ٹی وی سٹیشن کی ہے وہاں کی یونینز اجلاس کر رہی ہیں اس صورت حال کو بڑا سنگین تصور کرتے ہوئے میں نے ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے کیونکہ ٹی ۔ وی کارپوریشن کے سبھی ملازمین اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں اور جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے ابھی تک گورنمنٹ نے ماسوائے اس کے کچھ نہیں کیا کہ پشاور ٹیلی ویژن سٹیشن پر تالے لگا دیئے ہیں اور کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ان کے ساتھ بات چیت کر کے اس قضیے کا کوئی تصفیہ کر لیا جاتا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس کو التوا میں رکھنا چاہتے ہیں تو مجھے ذاتی طور پر صرف اتنی دلچسپی ہے کہ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر اس قسم کے سنگین حالات پیدا نہیں ہونے چاہئیں اب سوال یہ ہے کہ وہ لوگ جو بلاواسطہ اس سے تعلق رکھتے ہیں مثال کے طور پر dismiss شدہ افسران یا PTV یونینز سے بات چیت کرنی چاہئے میں تو حکومت کو یہی مشورہ دے سکتا ہوں ۔ اس لئے صورت حال میں کوئی مناسب تصفیہ ہونا چاہئیے کہ وہ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جو بات مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہم

اس بات کی assurance دیتے ہیں کہ لا منسٹر صاحب اور انفارمیشن منسٹر صاحب ذاتی طور پر اس میں دلچسپی لیں گے تو اس واقعے میں ذاتی دلچسپی کی بات داخل ہے کہ وہ متعلقہ افسران سے بھی گفتگو کریں گے اور ان کی یونینز سے بھی گفتگو کریں گے تو اس میں یہ بات شامل ہے تو میرے خیال میں - - -

خواجہ محمد صفدر : میرے خیال میں محترم وزیر صاحب - - -

ملک محمد اختر : آپ مجھ سے ایسی Commitment نہ کرائیں ہم آپ کی رائے لیں گے ، آپ کا مشورہ لیں گے ، آپ انفارمیشن منسٹر کی غیر حاضری میں مجھ سے ایسی undertaking نہ کرائیں ہم یقیناً آپ کی رائے کو وزن دیں گے اور آپ کو قائل کرنے کی کوشش کریں گے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : قائل کرنے کی بات نہیں ہے اس میں خواجہ صاحب کی دلچسپی اتنی ہے کہ اس معاملہ میں نا انصافی جو ہے اس کو دور کیا جائے اور اگر آپ کا بالآخر فیصلہ یہ ہو گا کہ ہمارا فیصلہ قاعدے اور قانون کے مطابق ہے تو وہ آپ کا فیصلہ جو ہے وہ عدالت میں چیلنج ہو سکتا ہے لیکن اس میں خواجہ صاحب کی دلچسپی اتنی ہے کہ دیکھا جائے ایسا نہ ہو کہ نچلے طبقے کے افسران نے غلطی سے کوئی رپورٹ سامنے رکھ دی ہو - تو اگر اوپر کی سطح پر آپ مداخلت کریں گے یا وزیر اطلاعات مداخلت کریں گے تو یقیناً ان معاملات کو سمجھیں گے - ان کو صرف اتنی دلچسپی ہے -

ملک محمد اختر : جناب والا ! میرے خیال میں جو مفاد عامہ میں بہترین ہو گا وہ یقیناً کیا جائے گا - مجھ سے آپ commit نہ کرائیں کیونکہ میرے پاس اس وقت کوئی brief نہیں ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اور یہ صحیح بھی نہیں ہے اور میرے خیال میں درست بھی نہیں ہے کہ یہ آپ سے commit کرائیں -

ملک محمد اختر : آپ مجھسے commit نہ کرائیں - میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ اور ہم سب ملکر بیٹھیں گے اور اس سلسلے میں دیکھیں گے -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! جہاں تک میرا فرض تھا وہ میں نے ادا کر دیا ہے اور اس امر کو گورنمنٹ اور اس معزز ایوان کے نوٹس میں لے آیا ہوں اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کر سکتا - نہ میرے پاس اختیار ہے - نہ آپ put کریں - نہ ہی ایوان کے میرے پاس ووٹ ہیں کہ میں اس تحریک التوء کو admit کر

[Khawaja Mohammad Safdar]

سکون اور اس مسئلہ پر بحث کرنے کی اجازت مل سکے - اس لئے میں اپنی تحریک التوء پر اصرار نہیں کرتا -

Malik Mohammad Akhtar : Thank you very much.

Mr. Deputy Chairman : Motion not pressed.

آج Private Members business ہے اور ایجنڈا پر دو سے لے کر دس تک موشنز ہیں تو ان کی کیا پوزیشن ہے - وزیر خوراک صاحب ہمارے پاس موجود ہیں - وہ اس سلسلے میں بہتر بتا سکیں گے -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میری گذارش یہ ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور بارہ بجکر بائیس منٹ ہو چکے ہیں - ظاہر ہے کہ سب دوستوں نے جمعہ پڑھنا ہو گا اور اس کے لئے تیاری بھی کرنی ہو گی - اس لئے اگر آپ کسی موضوع کو چھیڑیں گے تو وہ ختم نہیں ہو سکے گا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : بالکل صحیح ہے کہ کوئی موضوع ختم نہیں ہو گا -

خواجہ محمد صفدر : اس لئے اجلاس جاری رکھنا عبث ہو گا - اگرچہ مجھے بڑا دکھ ہے کہ میں تقریباً ساری رات ان مسائل پر محنت کرتا رہا اور تیاری کرتا رہا ہوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی بیٹھے ہیں جو اس دکھ میں آپ کے شریک رہے ہوں - تو concensus یہ ہے کہ آج لیجسلیٹیو بزنس نہیں ہو گا - اس لئے یہ چونکہ یہ پہلے موشن موو ہو چکے ہیں اسلئے یہ laps بھی نہیں ہوں گے اور اگلے سیشن میں چلے جائیں گے -

جناب فاروق احمد خان لغاری : جناب چیئرمین ! میرے ایک دو ریزولیوشنز تھے جو موو نہیں ہوئے ان کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کون سے ریزولیوشن کی بات کر رہے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! یہ اچھی روایت قائم نہیں ہو گی اگر ہم اس تحریک کو پیش کر دیں - ہم ہاتھ سے لکھ کر دیں یا ٹائپ کرا کر دیں - میری بھی motions ایوان میں پیش نہیں ہوئیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : جو موشن ابھی موو نہیں ہوئی وہ آپ دوبارہ دے سکتے ہیں -

جناب ملک محمد اختر صاحب پروروگ کرنے سے پہلے آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے -

ملک محمد اختر : جی ہاں - جناب والا ! میں تمام سینیٹر حضرات کا ، جناب چیئرمین کا ، آپ کا اور بالخصوص چیمبر کے دونوں افسران کا - اپنے ساتھیوں کا اور جو بھی ہمارے ساتھ کام میں شریک رہے ہیں سٹاف کا مشکور ہوں - ہم نے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے - کم و بیش ۲۷ فروری ۱۹۷۶ء سے ہم تین ماہ بیٹھے اور ہم ہمیشہ کورم میں رہے ہیں - اپوزیشن نے بھی انتہائی دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے - ہم نے کم و بیش ۳۶ بل پاس کئے ہیں باقی تفاصیل میں نے آج پریس کو دے دی ہیں - خدا کے فضل و کرم سے ہم نے اس ملک میں بائی کیمرل لیجسلیچر بلکہ میں کہوں گا کہ ایشیا میں ایک اچھے کام کا ریکارڈ قائم کیا ہے تو جہاں تک بائی کیمرل لیجلیچر کا تعلق ہے تو اس سے زیادہ میں اس وقت کہنے سے قاصر ہوں - میں نے تفصیلی سٹیٹمنٹ جاری کردی ہے جس میں کام کے تمام کوائف دئے گئے ہیں یا جو کچھ بھی کیا گیا ہے پرائیویٹ ممبرز کے طور پر - سرکاری بلوں کے طور پر ، سوالات ایڈجرنمنٹ موشن ، پریولیج موشن یہ اسٹیٹمنٹ میں دیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیشن اس بات کا حامل ہے کہ اس میں ہم نے بہت کام کیا ہے - ہمارے ورکنگ ڈیز ۶۴ ہو گئے ہیں ورگرنہ اس سے زیادہ دن ہوں گے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسی بات نہیں جس کو ریکاڈ پر نہ لایا جائے بالخصوص سینیٹ کے ریکارڈ پر تو میں یہ چاہتا تھا ایسی چند گذارشات بلکہ مفروضات ہاؤس میں آ جائیں - جناب والا ! در اصل ۱۹۷۰ء میں یا اس سے قبل ۱۹۶۹ء میں جب نئے آئین بنانے کی سٹیج تھی اور مارشل لاء کے دوران ہم نے بائی کیمرل لیجسلیچر بے انداز مضامین لکھے ہیں - ہم نے اور بعض دوستوں نے اس کو واحد حل قرار دیا تھا دو ایوان ہونے چاہئیں جن میں چھوٹے صوبوں کی مکمل participation ہونی چاہئے تاکہ وہ محرومیت کا احساس جو اس سے قبل مارشل لاء کے دوران تھا یا ایوب حکومت کے دوران تھا اس کو زائل کیا جائے گا اور آج ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ آخر ہماری پارٹی نے اور ہمارے محترم وزیر اعظم صاحب نے نہ صرف ان باتوں کو جن کو ہم الیکشن کے دوران کہا کرتے تھے یا ہمارے وزیر اعظم صاحب فرمایا کرتے تھے ان کو انہوں نے پورا کر دکھایا بلکہ اس سے بڑھ کر قابل قدر خدمات سر انجام دی ہیں اور اس وقت ہمارے جو چھوٹے صوبے ہیں جن کی آبادی کم و بیش پچیس یا چھبیس لاکھ ہوگی ان صوبوں کی نمائندگی بھی دس دس ممبران پر مشتمل اور بڑے صوبے کی نمائندگی بھی دس ممبران پر مشتمل ہوگی یعنی ایک چوٹے صوبے کے نمائندے بھی دس ہوں گے اور بڑے صوبے پنجاب کے نمائندے بھی دس ہوں گے - تو سب سے زیادہ برابری کا

[Malik Mohammad Akhtar]

حق دیا گیا ہے - برابر کے ووٹ دینے کا حق ان کو بھی ہے اور ہمیں بھی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس کام کو اچھی اسپرٹ میں سراہیں پیشتر اس کے کہ ہم ہرورو گ ہوں یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کو ہم اپنی ستائش کہیں بلکہ یہ ایک ایسا اصول ہے جس کی ہم نے پیروی کی ہے اور جس پر ہم الیکشن کے دوران قائم تھے اور کہتے رہے - میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے جو ایوان بالا کی تجاویز اور مضامین آتے تھے بہر حال خدا نے ہمیں توفیق دی اور ہم نے انہیں پورا کرنے کی کوشش کی -

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی ! خواجہ محمد صفدر صاحب -

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں آپ کا محترم وزیر قانون و پارلیمانی امور کا جملہ احباب کا شکر گزار ہوں کہ اس طویل اجلاس میں ہم نے کم و بیش باہمی تعاون کے ساتھ کام کیا ہے اور اپوزیشن کا جب تک اس کے بات کرنے کے حق کا تعلق ہے ماسوائے دو ، ایک مواقع کے اسے یہ حق ادا کرنے کا موقع ملتا رہا ہے - اس میں میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ کنٹریبیوشن جناب چیئرمین صاحب کی ہے - چیئر اس بات کی مستحق ہے کہ میں ان کا شکریہ ادا کروں خواہ چیئرمین صاحب چیئر پر جلوہ افروز ہوتے رہے یا آپ یا کوئی اور صاحب جن کا نام پینل آف چیئرمین میں تھا -

جناب چیئرمین! یہاں ہم لوگ اس غرض سے آئے ہوئے ہیں کہ مختلف صوبوں کی نمائندگی کریں اس لئے نہیں کہ کسی شخص کو کسی ذاتی وجاہت کی ضرورت ہے - بلکہ اس کی غرض وغایت بالکل مختلف ہے - ایک غرض کا حوالہ یا اس طرف اشارہ محترم وزیر قانون نے کیا ہے کہ چھوٹے بڑے صوبوں کو مساوی نمائندگی دینا بھی اس ایوان کے قیام کی ایک غرض تھی تاکہ کسی چھوٹے صوبے کو یہ خیال پیدا نہ ہو کہ کوئی بڑا صوبہ اپنی عددی قوت کی بنا پر اس کا حق پامال کر رہا ہے - یہاں ہر یونٹ کو مساوی طور پر نمائندگی دی گئی ہے اور اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے یونٹ یا اپنی اکائی کے حقوق اور اپنی کانسٹیٹیوئنس کے مفادات کی پوری طرح حفاظت کرے - لیکن جناب چیئرمین ! ایک بات عرض کرنی چاہتا ہوں وہ تنقید کی غرض سے نہیں کیونکہ یہ موقع تنقید کا نہیں لیکن محض ایک اکیڈمک مسئلہ ہے جس پر میں چاہتا ہوں کہ دوست غور فرمائیں - دنیا بھر میں جہاں بھی اپر ہاؤس ہے بائی کیمرل لیجسلیچر ہے - خواہ انگلستان ہو یا دوسرے ممالک ہوں - تو اس سے میری مراد یہ ہے کہ جہاں پارلیمانی طرز حکومت ہیں

بائی کیمرل لیجسلیچر ہے - تو اس میں اپر ہاؤس کے فرائض میں سے ایک اہم ترین فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے لئے جو بھی قانون سازی کرے اسے ٹھنڈے دل سے - غور و فکر کے بعد - نہایت تحمل اور برد باری اور سوچ و بچار کے بعد منظور کرے - لوئر ہاؤس میں عام طور پر بعض کام پارٹی پالیٹکس کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں ، صرف یہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں قانون سازی کرتے وقت پارٹی کا نکتہء نظر سامنے رکھا جاتا ہے - لیکن دنیا بھر میں ایوان بالا میں جب کوئی قانون سامنے آتا ہے تو پارٹی کے نکتہ نظر سے ہٹ کر محض اور محض ملکی نکتہء نظر سے اس قانون کو دیکھا جاتا ہے ، پرکھا جاتا ہے ، اس پر غور کیا جاتا ہے اور اس پر سوچ بچار کی جاتی ہے - اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر قانون میں کوئی خامی ، کوئی کمی یا کوئی غلطی رہ گئی ہو اور اس میں کوئی امر مفاد عامہ کے خلاف ہو تو اس کی صحت کر دی جاتی ہے - مجھے اس بات کا افسوس بھی ہے اور میں اپنی بے بسی کا اظہار بھی کئے دیتا ہوں کہ یہ ایوان اپنا یہ فنکشنز ادا نہیں کر سکا - اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو میں کہتا ہوں وہ درست ہے اور جو ترمیم میں نے کسی بل میں پیش کی تھی وہی درست تھی - نہیں ، لیکن جب خود ارباب اقتدار اس بات کو محسوس کریں کہ کسی خاص ترمیم سے بہتری ہو سکتی ہے - اس سے اصلاح ہو سکتی ہے تو محض اس بناء پر کہ ہمیں پارلیمنٹ کی Joint sitting بلانا پڑے گی یا قومی اسمبلی کو بل واپس بھیجنا پڑے گا - تو محض اس وجہ سے ہمیں کسی مسودہ قانون میں ترمیم قبول کرنے میں شامل نہیں کرنا چاہئے اسے آگے بڑھانا چاہئے - مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ آئندہ ارباب اقتدار اس پہلو پر بھی توجہ فرمائیں گے - ورنہ ، جناب چیئرمین ! یہ ایوان محض ایک ربڑ سٹیمپ کی شکل اختیار کر جائے گا اور اس کی ہمت ختم ہو کر رہ جائے گی - اس لئے میں یہ درخواست کروں گا اپنے محترم دوستوں سے کہ اس ایوان کے اس اہم فنکشن کی طرف بھی توجہ فرمائیں -

جناب چیئرمین ! ایک بات اور ہے اور وہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں اس غرض سے نہیں کہ میں گلہ کرنا چاہتا ہوں - لیکن آج چونکہ ہم اپنے کام کی ایک قسم کی assessment کر رہے ہیں کہ ہم نے گذشتہ تین ماہ میں کیا کچھ کیا ہے ، تو میں نہایت ہی ادب سے ، نہایت ہی محبت سے ، قطعی طور پر گلے کی غرض سے نہیں ، یہ درخواست کروں گا کہ محترم وزیر صاحبان اس ایوان کی اہمیت کا بھی اتنا ہی خیال فرمایا کریں جتنا کہ قومی اسمبلی کا - ممکن ہے میں غلط ہوں ، ممکن ہے مجھے یہ احساس میری کم فہمی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو لیکن مجھے یہ

[Khawaja Mohammad Safdar]

احساس ضرور پیدا ہو رہا ہے گذشتہ ڈھائی سال یا پونے تین سالوں میں ، کہ محترم وزیر صاحبان اس معزز ایوان کی deliberations کو اتنی اہمیت نہیں دیتے جتنی کہ قومی اسمبلی کو میں ان کی خدمت میں نہایت ہی ادب سے یہ درخواست کروں گا کہ از راہ کرم اس امر کی طرف توجہ فرمائیں کیونکہ آخر یہ ادارے میرے آنے یا میرے جانے سے نہ بنتے ہیں نہ بگڑتے ہیں ان تعلق کسی فرد سے نہیں مگر جب تک ہم ان اداروں میں اچھی قسم کی روایات پیدا نہیں کریں گے ، یہ ادارے پروان نہیں چڑھیں گے اور خصوصاً یہ ادارہ ، چونکہ یہ ہمارے ملک میں بالکل نیا ہے اس لئے ضرورت یہ ہے کہ ہم اس میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں ، ایسے زیادہ سے زیادہ مضبوط بنیادوں پر قائم کریں ورنہ شاید چند سالوں کے بعد کوئی اور صاحب برسر اقتدار ہوں تو وہ کہیں کہ یہ بے کار ادارہ ہے ، اس میں کوئی دلچسپی نہیں لیتا ، یہاں بے کار سے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اس کا کیا فائدہ ہے ، چھوڑو اس کو تو یہ بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر آپ اس ادارہ کی افادیت ثابت کر دیں ملک کے عوام پر تو پھر کوئی شخص بھی اس کے وجود سے انکار نہ کر سکے گا ۔ جناب چیئرمین ! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے کم و بیش ان تین ماہ کے عرصے میں ۳۶ بلوں کو قانون کی شکل دی ہے جنہیں اس ایوان نے منظور کیا جن میں سے کم و بیش بیس اکیس ترمیمی بل تھے اور باقی اورجنل بل تھے اور جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں ، مجھے یہ بات کہنے میں مسرت ہے کہ قانون سازی کے دوران ایوان کے دونوں جانب سے خاص اچھی contribution ہوتی رہی ۔ میں امید کرتا ہوں کہ معزز سینیٹر صاحبان آئندہ بھی اس کام میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں گے ۔

آخر میں میں پھر جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب آپ کا اور جناب چیئرمین صاحب کی غیر حاضری میں آن کا اور پینل آف چیئرمین کے ان دوستوں کا جو وقتاً و فوقتاً اس کرسی پر رونق افروز ہوتے رہے ہیں ، محترم وزیر قانون اور جملہ وزراء صاحبان کا اور خصوصیت سے راؤ عبدالستار صاحب ، لیڈر آف دی ہاؤس کا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ ہمیشہ تعاون کیا اور ان کی کوشش ہمیشہ یہ رہی کہ اس ایوان میں کسی قسم کی بد مزگی پیدا نہ ہو۔ میں ان سب دوستوں کاشکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئر مین : لیڈر آف دی ہاؤس !

راؤ عبدالستار (قائد ایوان) : جناب ڈپٹی چیئرمین ! میں جملہ معزز ممبران کی

کی طرف سے آپ کا ، چیئرمین صاحب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس ایوان کی کارروائی نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دی اور مجھے پورا یقین ہے کہ آپ کے تعاون اور guidance کے بغیر ہم اتنا کام ختم نہ کر سکتے تھے جتنا ہم نے موجودہ سیلیشن میں کیا ہے ۔ میں اس سیکریٹریٹ کا ، پریس کا ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر : مجھے افسوس ہے ، میں یہ بھول گیا تھا ۔

راؤ عبدالستار : ۔ ۔ ۔ بھی تہ دل سے شکر گذار ہوں ۔ میں اپنے دوستوں کا ، اپنے ممبران کا ، اپنے ساتھیوں کا اور خاص طور پر اپوزیشن کا بھی شکر گذار ہوں کہ انہوں نے بھرپور انداز میں ہر بل پر مدلل تقریریں کیں اور بڑی اچھی contribution کی اور خاص طور پر اپوزیشن نے ہمارے ساتھ کافی حد تک تعاون کیا ۔ خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں ابھی دو نکتے اٹھائے ہیں ۔ ان میں سے ایک کا مقصد یہ تھا کہ جب ہم اس معزز ایوان بالا میں بل پاس کرتے ہیں تو اس میں کچھ جلدی کی جاتی ہے ۔ میں آپ کے توسط سے خواجہ صاحب کو یہ یقین دہانی کرانی چاہتا ہوں کہ ہم نے انتہائی کوشش کی ہے شروع ہی سے ، ابھی اس ہاؤس کی ابتدا ہے ، تو تمام ممبران نے انتہائی ایمانداری سے کوشش کی ہے کہ ہم اچھی روایت قائم کریں تاکہ آنے والے یہ نہ کہیں کہ ہمارے پیش روؤں نے کوئی اچھی روایات قائم نہ کیں اور جیسے کہ خواجہ صاحب نے کہا ہے ، میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ بھی وہ زیادہ صبر سے ، تحمل سے اور بردباری سے ہر بل میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے اور بھر پور contribution کریں گے ۔ دوسری بات جو خواجہ صاحب نے کہی ہے وہ وزراء صاحبان کے متعلق ہے کہ وہ اتنی دلچسپی نہیں لیتے ۔ میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ میں وزراء صاحبان سے ذاتی طور پر بھی اپیل کروں گا ، درخواست کروں گا کہ وہ اپنی دوسری مصروفیات ، جو بے شمار ہیں ، میں سے ایوان کے وقار کو مد نظر رکھتے ہوئے وقت نکالیں اور وہ بھی اس ایوان میں زیادہ سے زیادہ contribution کریں ۔ آخر میں میں آپ کا اور تمام دوستوں کا اس کے علاوہ اپنے سکرٹریٹ کے عملے کا ، جو انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے ، اور پریس کا اور ٹیلیویژن والوں کا تہ دل سے شکر گذار ہوں ۔ شکریہ !

خواجہ محمد صفدر : جناب ! میں سیکرٹریٹ کا شکریہ ادا کرنا بھول گیا تھا جس کا مجھے افسوس ہے ۔

ملک محمد اختر : جناب ! مجھے ایک منٹ کی اجازت دیں ۔ یہ بڑی احسان فراموشی ہو گی اگر میں بھی پریس کا شکریہ ادا نہ کروں کیونکہ

[Malik Mohammad Akhtar]

وہ سینٹ کے ساتھ بالخصوص جس قدر تعاون کرتے ہیں اس کے لئے ہم ان کے مشکور ہیں - دوسری بات یہ ہے کہ میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری شروع سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ پارٹ II میں جو concurrent legislative کے بل ہوں انہیں یہاں originate کرایا جائے - لیکن پہلے دو تین بل originate کئے تھے تو پھر قومی اسمبلی زیادہ کام کر گئی اور ہمارے timings میں فرق ہو گیا - یہ ارادتاً نہیں کیا گیا کہ پرایارٹی آپ کو دی جائے اور جو پارٹ سیکنڈ اور کانکرنٹ لیجیشن کا کام ہو وہ پہلے آپ کریں - جہاں تک وزراء صاحبان کی حاضریوں کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس تین ماہ کے سیشن میں انہوں نے کافی دل چسپی لی ہے لیکن ان کے دورے مزاحم ہو جاتے ہیں اس کے باوجود میں کوشش کروں گا کہ وہ زیادہ کوشش سے یہاں پر آئیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! میں تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا - البتہ جو کچھ وزیر قانون صاحب اور لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے فرمایا ہے اس سے اتفاق کرتے ہوئے میں اپنے تمام دوستوں اور ساتھیوں کا جو لائق تحسین لائق مبارک باد ہیں کہ انہوں نے اپنی متانت کی روایت کو اور سنجیدگی کی روایت کو تعاون کی روایت کو اس اجلاس میں بھی قائم رکھا اور اس معزز ایوان میں وہ فضا اور وہ ماحول جو قانون ساز اداروں کا ہونا چاہئے وہ قائم رہا موجود رہا - آپ سب کا پھر شکریہ ادا کرنا اپنی طرف سے اور چئرمین صاحب کی طرف سے اپنا فرض سمجھتا ہوں - پریس اور سیکرٹیریٹ کے بھی ہم خاص طور پر ممنون ہیں کہ جنہوں نے اس اجلاس میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا آخر میں صدر پاکستان کا حکم آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں :

PROROGATION

We have received this Order of Prorogation from the President of Pakistan. I will read the Order. The Order is :

> "In exercise of the powers conferred by clause (1) of Article 54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on Friday, the 21st May, 1976.
>
> The President of Pakistan".

The Senate stands prorogued.

(The House was then prorogued)